سوال

رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

نماز میں بعد رکوع کے ہاتھ باندھنا صحیح ہے یا نہیں۔ اس بارہ میں مسئلہ سمجھنے کی غرض سے چند ایک عبارات پیش خدمت ہیں کچھ وقت نکال کر وضاحت فرما دیں شکراً جزیلاً جزاک اللہ خیراً۔

« عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ اِذَا کَانَ قَائِمًا فِی الصَّلٰوۃِ قَبَضَ بِیَمِیْنِہٖ عَلٰی شِمَالِہٖ » النسائی جلد 1 ص 105 کتاب افتتاح باب وضع الیمین علی شمال فی الصلوۃ)

اور نیز مسلم شریف ص ۱۹۰ کی روایت میں آپ ﷺ سے طویل دعا مروی ہے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ایک روایت میں کہتے ہیں: ثُمَّ قَامَ طَوِیْلًا قَرِیْبًا مِنَ الرُّکُوْعِ الحدیث (صحیح ابو عوانہ ص 136 ج 2) (رکوع کے بعد رکوع کے قریب لمبا قیام فرمایا تو ہاتھ باندھنے ضروری ہوئے) اور حنفی عالم علامہ ابوبکر کاسانی اپنی کتاب بدایع الصنائع ص ۵۲ ج ۱ میں لکھتے ہیں ''وَکَذٰلِکَ مَرْوِیٌّ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَ مُحَمَّدٍ اَنَّھُمَا یَضَعُھُمَا کَمَا یَضَعُ یَمِیْنَہٗ عَلٰی یَسَارِہٖ فِی الصَّلٰوۃِ'' اور علامہ عبدالحی لکھنوی اس مسئلہ سے متعلق طویل بحث کے بعد لکھتے ہیں کہ ''... لاَ مُضَائَقَۃَ فِیْ اِخْتِیَارِہٖ بَعْدَ ظُھُوْرِ مُوَافَقَتِہٖ'' (شرح الوقایہ ج 1 ص 159) ان حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ بعد رکوع قیام کی صورت میں ہاتھ باندھ لینے چاہئیں اور رسول اللہ ﷺ سے قولاً، فعلاً، تقریراً بھی ثابت ہے جبکہ رفع الیدین نماز میں صرف فعلاً اور تقریراً ثابت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ نے رکوع کے بعد ہاتھ باندھنے کے لیے دلیل پیش فرمائی ہے:

« عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ أَبِیْہِ قَالَ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللہِ ﷺ اِذَا کَانَ قَائِمًا فِی الصَّلٰوۃِ قَبَضَ بِیَمِیْنِہٖ عَلٰی شِمَالِہٖ » النسائی-کتاب الافتتاح ج 1 ص 105)

''وائل بن حجر فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ کھڑے ہوتے تھے تو اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے بائیں ہاتھ کو پکڑتے تھے'' انتہی۔

آپ کی دلیل کے سلسلہ میں گذارش ہے کہ جو لفظ آپ نے ذکر فرمائے وہ واقعی قیام قبل الرکوع اور قیام بعد الرکوع دونوں کو شامل ہیں مگر یہ عموم مراد نہیں بلکہ اس سے صرف خاص قیام قبل الرکوع مراد ہے اس کی دلیل یہی وائل بن حجر رضی اللہ عنہ والی حدیث ہے جس کے لفظ صحیح مسلم ج ۱ ص ۱۷۳ اور مسند احمد ج ۴ ص ۳۱۸، ۳۱۷ میں یوں ہیں

«''عَنْ أَبِيهِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّه رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَصَفَ هَمَّامٌ حِيَالَ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ، ثُمَّ رَفَعَهُمَا''»

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو دیکھا جب نماز میں داخل ہوئے رفع الیدین کیا اللہ اکبر کہا ہمام (حدیث کا راوی ہے) نے اپنے کانوں کے برابر کر کے دکھایا پھر آپ نے اپنے کپڑے کو لپیٹا پھر اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا پھر جب رکوع کرنے کا ارادہ کیا کپڑے سے اپنے دونوں ہاتھوں کو نکالا پھر رفع الیدین کیا'' الحدیث۔

اہل علم جانتے ہیں کہ لفظ ''ثم'' اور فاء دونوں ترتیب کے لیے آتے ہیں تو آپ «ثم وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ» الخ کے الفاظ پر غور فرمائیں تو بخوبی سمجھ جائیں گے کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے تکبیر تحریمہ اور رکوع کے درمیان ہاتھ باندھنے کو دیکھا اور بیان فرمایا ہے تو وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے یہ الفاظ دلالت کر رہے ہیں کہ ان کی حدیث کے الفاظ «رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ قَائِمًا قَبَضَ» الخ اور الفاظ «رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلٰى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ» نیز الفاظ «وَرَأَيْتُهُ مُمْسِكًا يَمِينَهُ عَلٰى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ» سے مراد قیام قبل الرکوع ہے۔

پھر صحیح ابن خزیمہ ج ۱ ص ۲۴۲ میں وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے الفاظ ہیں:

«قَالَ: أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ، فَقُلْتُ: لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَرَأَيْتُ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ، فَرَفَعَ يَعْنِي يَدَيْهِ فَرَأَيْتُ إِبْهَامَيْهِ بِحِذَاءِ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ أَخَذَ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ، ثُمَّ قَرَأَ''۔ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ»

یہ الفاظ صاف صاف بتا رہے ہیں کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان ہاتھ باندھنے کو دیکھا اور بیان فرمایا چنانچہ امام ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے ان الفاظ پر باب منعقد فرمایا ہے «بَابُ وَضْعِ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ» تو امام صاحب موصوف ان الفاظ کے ساتھ باب منعقد فرما کر اشارہ کر رہے ہیں کہ وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے الفاظ جہاں کہیں عام وارد ہوئے ہیں مثلاً

''إِذَا كَانَ قَائِمًا'' اور ''فِي الصَّلَاةِ'' ان سے مراد قیام فی الصلوٰۃ قبل القراءۃ ہی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل

نماز کا بیان ج1ص185